احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 27 ستمبر 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 27 ستمبر 2002ء 19 رجب 1423 ہجری- 27 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 221

محافظ فرشتے

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ

ہر بندہ کیلئے ایک فرشتہ مقرر ہے جو نیند اور بیداری میں جنوں اور انسان اور دیگر بلاؤں سے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

(تفسیر معالم التنزیل - سورۃ الرعد- له معقبات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

4 اپریل 1905ء کے زلزلہ کے وقت ہم مع اپنے تمام اہل وعیال کے باغ میں چلے گئے تھے اور ایک میدان ہماری زمین کا جس میں پانچہزار آدمی کی گنجائش ہوسکتی تھی ہم نے سونے کے لئے پسند کیا اور اس میں دو خیمے لگائے اور اردگرد قناتوں سے پردہ کرا دیا مگر پھر بھی چوروں کا خطرہ تھا کیونکہ جنگل تھا اس کے قریب ہی بعض دیہات میں نامی چور رہتے ہیں جو کئی مرتبہ سزا پا چکے ہیں- ایک مرتبہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پہرہ کے لئے پھرتا ہوں جب میں چند قدم گیا تو ایک شخص مجھے ملا اور اس نے کہا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے یعنی تمہارے پہرہ کی کچھ ضرورت نہیں تمہاری فرودگاہ کے اردگرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں- پھر بعد اس کے الہام ہوا 'امن است در مقام محبت سرائے ما-' پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ اردگرد کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سنگھ تھا- رات کا پچھلا حصہ تھا جب وہ اس ارادہ سے باغ میں داخل ہو مگر موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیاز اس نے توڑی اور ایک ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا- اور وہ اس قدر قوی ہیکل تھا کہ اس کو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اس کو پکڑا ہوا نہ ہوتا- دوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پیر اس کا جا پڑا پھر بھی وہ سنبھل کر اٹھا مگر آگے پیچھے سے لوگ پہنچ گئے- اور اس طرح پر سردار بشن سنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزایاب ہو گئے- بعد اس کے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم دن کے وقت رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلہ سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح اپنی سزا کو پہنچا اور اس طرح پر فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مل گیا-

(حقیقۃ الوحی- روحانی خزائن جلد 22 ص 315)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

کیا ہم قرآن کریم خود پڑھ رہے ہیں اور کسی کو پڑھا رہے ہیں؟ اگر نہیں تو یہ ہمارے لئے فکر کا مقام ہے-

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

وہ تمام احمدی طالبات جن کو بامر مجبوری کسی مخلوط ادارہ میں یا ایسے تعلیمی ادارہ میں جہاں تدریسی عملہ مرد حضرات پر مشتمل ہو داخلہ لینا پڑ رہا ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ داخلہ سے قبل بذریعہ نظارت تعلیم مطبوعہ فارم پر حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لیں- اسی طرح وہ تمام احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت لئے داخلہ حاصل کر چکی ہیں ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بھی فوری طور پر نظارت تعلیم سے فارم حاصل کر کے اجازت حاصل کرنے کی درخواست دے دیں-

(نظارت تعلیم)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں وہ زرعی اراضی پر ہیں- اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں- اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں- لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے- کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں- وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور رہنمائی حاصل کر لیا کریں تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں- اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید وفروخت کی گئی- تو تنازعہ کا خدشہ ہے-

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1939ء ①

3 جنوری حضرت میاں محمد سعید صاحب سعدی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

7 جنوری حضرت چوہدری محمد حیات خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

8 جنوری بیت الفضل لندن میں سر فیروز خان نون کے زیر صدارت مذاہب کانفرنس ہوئی۔ احمدیت کی نمائندگی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمائی۔

21 جنوری حضرت اخوند محمد افضل خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

25 جنوری حضرت میاں کریم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

28 جنوری حضرت سید ناصر شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

3 فروری تا 17 مارچ خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے متعلق حضرت مصلح موعود نے خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔

15 فروری افغانستان میں پہلے ولی داد صاحب کے معصوم بیٹے فضل داد کو شہید کیا گیا اور پھر 15 فروری کو انہیں بھی شہید کر کے لاشیں کہیں پھینک دی گئیں۔

19 فروری انگلستان سے عبداللہ آرسکاٹ صاحب نے نظام وصیت میں شمولیت کی۔ آپ یہ اعزاز پانے والے انگلستان کے پہلے احمدی تھے۔

24 فروری قادیان کے محلہ جات میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاسات کا آغاز

فروری احمدی بچیوں کے لئے مجلس ناصرات الاحمدیہ کا قیام۔ پہلی صدر استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور سیکرٹری صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ تھیں۔

فروری بیت الفضل لندن میں سعودی عرب کے شہزادہ فیصل اور دوسرے عرب ممالک کے عمائدین کے اعزاز میں ایک دعوت ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے تار برقی کے ذریعہ ان کو مسئلہ فلسطین میں حمایت کا یقین دلایا۔

فروری حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر بنے۔

18 مارچ مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر کے پہلے باتنخواہ محرر سید عبدالباسط صاحب کی تعیناتی۔ وہ 28 برس تک مجلس کی اہم خدمات بجالاتے رہے۔

26 مارچ جلسہ خلافت جوبلی (1939ء) کے پروگرام کی تشکیل کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کے صدر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب تھے۔

27 مارچ ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے قائداعظم محمد علی جناح نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو اپنے بیٹے جیسا قرار دیا۔

30 مارچ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اجتماعی وقار عمل کے سلسلہ کا آغاز

7 تا 9 اپریل سالانہ مجلس مشاورت

16 اپریل لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر جان ڈگلس ینگ نے قادیان میں حضور سے ملاقات کی۔

اپریل سیرۃ المہدی حصہ سوم کی اشاعت۔

اپریل حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کو ناخواندگان کا شمار کرنے اور ان کی تعلیم کا انتظام کرنے کا حکم دیا۔

غزل

سچا تو کائنات کو سچا دکھائی دے
یہ اور بات ہے تمہیں جھوٹا دکھائی دے

اوجِ صلیب غم پہ جو بیٹھا دکھائی دے
ہم کو تو اپنے عہد کا عیسیٰ دکھائی دے

آواز کے افق پہ جو چہرہ دکھائی دے
آنکھوں میں نور ہو تو ہمیشہ دکھائی دے

سب سے جدا ہو سب سے انوکھا دکھائی دے
کوئی تو اس ہجوم میں تم سا دکھائی دے

اوڑھے ہوئے نہ ہو اگر آواز کی ردا
ہر لفظ بے لباس ہو ننگا دکھائی دے

آشوبِ اختلاف سے دھندلا گئی نظر
اپنا دکھائی دے نہ پرایا دکھائی دے

تو بھی کبھی وجود سے باہر نکل کے دیکھ
شاید تجھے وجود کا حلیہ دکھائی دے

مٹی کا لمس دھوپ کی لذت کہیں اسے
پانی پہاڑ سے جو اترتا دکھائی دے

اس سے کہو کہ دن کو نہ نکلے مکان سے
جو شخص چاند رات میں ہنستا دکھائی دے

بالشتیوں کے دیس کی رسمیں عجیب ہیں
ہر کوئی اپنے قد سے جھگڑتا دکھائی دے

جوشِ نمونہ لذتِ آزارِ آرزو
اندر ہی کچھ نہ ہو تو اسے کیا دکھائی دے

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ناصر احمد قمر صاحب

کھانا اللہ کا نام پڑھ کر شروع کرو' دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ

آداب طعام

احادیث نبویہؐ کی روشنی میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور اس زمانہ میں ہوا جب انسانیت دم توڑ رہی تھی- معاشرتی اقدار ڈھونڈے سے نہ ملتی تھیں- تہذیب نام کی کوئی شے دکھائی نہ دیتی تھی- اور انسان وحشیوں کی سی زندگی بسر کر رہا تھا- ایسے میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر عظیم الشان احسان فرمایا اور حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی اور جسمانی معلم بنا کر بھیجا- آپ نے وحشیوں کو نہ صرف انسانیت پر قائم فرمایا بلکہ انہیں باخلاق انسان سے باخدا انسان بنا دیا- آپ نے زندگی کے ہر شعبہ کی اصلاح فرمائی- اور معاشرتی اقدار کو مستحکم طریق پر قائم فرماتے ہوئے لوگوں کو معاشرتی آداب سکھاتے ہوئے کھانے پینے کے آداب کی تفصیلات سے بھی لوگوں کو آگاہ فرمایا- ان آداب اکل و شرب کی ایک جھلک احادیث نبویہ سے پیش ہے-

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو وہ کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے اور کلی کرے- اور بعد میں بھی ایسا ہی کرے-

(سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب الوضوء عند الطعام)

اللہ کے نام کے ساتھ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے- تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے- اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بسم اللّٰہ اولہ و آخرہ پڑھ لے-

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب ماجاء فی التسمیہ علی الطعام)

دائیں ہاتھ سے کھانا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ پیئے- کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے-

(مسلم کتاب الاشربۃ باب اداب الطعام و الشراب)

طشت میں سے پسندیدہ چیز چننا

حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا- جب میں مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا- اس وقت آپؐ مہاجرین و انصار کے درمیان رونق افروز تھے- حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے گھر لے گئے- ان سے دریافت کیا کہ کچھ کھانے کو ہے- انہوں نے ایک پیالہ پیش کیا جس میں ثرید اور بوٹیاں کافی تھیں- ہم اس میں سے کھانے لگے- میں کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے کھاتا اور حضورؐ اپنے سامنے سے کھا رہے تھے- حضورؐ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے عکراش! کھانا ایک جگہ سے کھاؤ تمام کھانا ایک جیسا ہے- پھر ہمارے سامنے مختلف اقسام کی کھجوروں سے بھرا طشت لایا گیا- میں تو سامنے سے کھانے لگا- اور حضورؐ اپنی پسند کے مطابق چن چن کر کھاتے- اور فرمایا اے عکراش! اپنی پسند کی کھجوریں چن چن کر کھاؤ کیونکہ یہ مختلف اقسام کی ہیں- پھر پانی لایا گیا- آنحضورؐ نے ہاتھ دھویا- اور اپنا گیلا ہاتھ اپنے چہرے، سر اور بازوؤں پر پھیرا اور فرمایا اے عکراش! یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضوء ہے- یعنی کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لئے جائیں-

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب فی التسمیہ علی الطعام)

پلیٹ کو اچھی طرح صاف کرنا

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پلیٹ کو اچھی طرح صاف کر لیا کریں-

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب فی اللقمہ تسقط)

تکیہ لگائے ہوئے نہ کھانا

حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں تکیہ لگائے ہوئے نہیں کھاتا- یعنی میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا-

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب فی کراھیہ الاکل متکئا)

گرا ہوا لقمہ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے- تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے جدا کر کے کھا لے- اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے-

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب فی اللقمہ تسقط)

کھانے میں مکھی گر جانا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے- تو چاہئے کہ وہ اسے اچھی طرح برتن میں ڈبو ڈالے پھر نکال کر پھینک دے- کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے-

(بخاری کتاب الطب باب اذ وقع الذباب فی الاناء)

کھانے میں عیب نہ نکالنا

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا اور نہ عیب دار بتایا- اگر آپ پسند فرماتے تو اسے کھاتے- اور ناپسندی کی صورت میں اسے چھوڑ دیتے-

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ماعاب النبیؐ طعاما)

اکٹھے بیٹھ کر کھانے میں برکت

ایک دفعہ حضرت رسول اکرمؐ کے بعض اصحابؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم کھاتے ہیں مگر ہم سیر نہیں ہوتے- فرمایا شاید تم اکیلے اکیلے کھانا کھاتے ہو- انہوں نے مثبت میں جواب دیا فرمایا اکٹھے مل کر کھانا کھایا کرو- اور بسم اللہ پڑھا کرو- اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دے گا-

(سنن ابی داؤد کتاب الاطعمۃ باب الاجتماع علی الطعام)

کھانے کے بعد کی دعا

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب کھانا کھاتے یا پانی پیتے تو یہ دعا پڑھتے الحمدللّٰہ الذی اطعمنا وسقانا و جعلنا من المسلمین- تمام تعریفوں کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا- اور ہمیں مسلمان بنایا-

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذ فرغ من الطعام)

کھانے کے بعد کلی کرنا

حضرت سوید بن نعمانؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم خیبر میں آنحضرتؐ کے ساتھ نکلے جب صہباء میں پہنچے تو حضورؐ نے کھانا منگوایا لیکن صرف ستو آئے- ہم نے اسی کو کھایا پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے- آپؐ نے کلی کی- ہم نے بھی کی-

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب المضمضہ بعد الطعام)

رات کے کھانے کی ترغیب

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا رات کا کھانا ضرور کھاؤ- اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں- کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے-

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب فی فضل العشاء)

دعوت کو قبول کرنا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے- اگر روزے سے ہے تو حمد و ثنا اور دعا کرتا رہے اور اگر روزہ دار نہیں تو خوشی سے کھائے-

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

مومن ایک آنت سے کھاتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے ہاں ایک کافر مہمان ٹھہرا- آپؐ نے اس کے لئے ایک بکری دوہنے کا حکم فرمایا- وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا- پھر دوسری بکری کا حکم فرمایا- وہ دوہی گئی تو وہ اسے بھی پی گیا- پھر تیسری بکری کے دوہنے کا حکم دیا- یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا- دوسری صبح وہ مسلمان ہو گیا- حضورؐ نے اس کے لئے ایک بکری دوہنے کا ارشاد فرمایا- چنانچہ وہ دوہی گئی اور وہ اس کا تمام دودھ پی گیا- پھر آپ نے دوسری بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا لیکن وہ اس کا پورا دودھ نہ پی سکا- اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے-

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب ان المومن یاکل فی معی واحد)

اللہ تعالیٰ ہمیں مندرجہ بالا آداب طعام اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ آج کے دور میں غربت اور مغربی یلغار دونوں نے مل کر کھانے کے دینی آداب سے معاشرے کو دور کر دیا ہے-

کلیم احمد کاشمیری صاحب

حضرت مسیح موعود کا دلکش انداز تعلیم و تربیت

بچوں کے لئے آپ نے سبق آموز کہانیاں بھی بیان فرمائیں

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرتا ہے تو انہیں بے شمار صفات سے متصف بھی کرتا ہے اور تمام صلاحیتیں ان کے اندر اوج کمال تک پہنچی ہوئی ہوتی ہیں- جس طرح ایک ماہر طبیب مریض کی بیماری کو سمجھتا ہے اور درست دوائی تجویز کرتا ہے- اسی طرح بلکہ اس سے کئی گنا بڑھ کر روحانی مصلح شفا بخشنے کی صلاحیت رکھتے ہیں- حضرت مسیح موعود نے بھی لوگوں کو سمجھانے اور ان کی اصلاح کے لئے مختلف طریقے اختیار کیے- حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنی تحریر و تقریر سے بیمار دلوں کو تسکین بخشی وہاں آپ نے عام لوگوں' بچوں' کی اصلاح کے لئے عام فہم طریقہ اختیار کیا' بسا اوقات آپ کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے جو دلچسپ اور سبق آموز بھی ہوتیں- کہانی سنانے کے بعد آپ اس سے نتیجہ بھی نکالا کرتے تھے- احباب کے فائدہ کے لئے میں حضرت مسیح موعود کی تین کہانیاں درج کرتا ہوں-

لالہ ملاوامل کو سنائی ہوئی کہانی

حضرت مسیح موعود کی ان کہانیوں میں سے ایک کہانی جو لالہ ملاوامل وغیرہ کی صحبتوں میں سنائی جاتی تھیں ایک کہانی یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو ایک نوجوان نے کہا کہ مجھے جانوروں کی بولیاں آ جائیں تو میں ان سے عبرت حاصل کر لیا کروں- موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ عبرت اور بیداری خدا کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی' اس خیال کو چھوڑ دو- اس میں خطرہ ہے مگر حضرت موسیٰؑ کے منع کرنے سے اس کو اور شوق پیدا ہوا- اور بڑی التجا کی حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے کہا اچھا سکھا دو- غرض حضرت موسیٰؑ نے اس کو کتے اور مرغ کی زبان سے واقف کر دیا- دوسرے دن تجربہ کے لئے اس نے کتے اور مرغ کی آواز کی طرف توجہ کی لونڈی نے دسترخوان جو جھاڑا تو رات کے بچے ہوئے ٹکڑے اس میں سے گرے- مرغ نے جھٹ وہ اٹھا کر کھا لئے کتے نے اس کو کہا کہ تو غم نہ کر تجھ کو تو ان ٹکڑوں سے بہتر ملنے والا ہے- خواجہ کا گھوڑا مر جائے گا وہ گوشت سوائے کتوں کے اور کس کے کام آئے گا اس نوجوان نے جب اس مکالمہ کو سنا تو جھٹ اس نے گھوڑا بیچ دیا- اور اس نقصان سے بچ گیا- دوسرے دن پھر ایسا ہی اتفاق ہوا- مرغ نے وہ ٹکڑے کھا لئے اور کتے سے پھر سوال جواب ہوا تو مرغ نے کہا کہ گھوڑا تو بے شک مر گیا ہے مگر دوسری جگہ جا کر- کیونکہ اس نے بیچ دیا تھا- خیر کوئی فکر کی بات نہیں اب کل اونٹ مر جائے گا- اور تمہاری عید ہو جائے گی- اس شخص نے اونٹ کو بیچ دیا- تیسرے دن پھر دونوں میں مکالمہ ہوا- اور کتے نے اس کو الزام دیا- مگر مرغ نے پھر وہی جواب دیا کہ اونٹ بھی اس نے بیچ دیا ہے اور وہ دوسری جگہ جا کر فوت ہو گیا ہے خیر کوئی بات نہیں اب کل اس کا غلام مر جائے گا- تو اس کی وفات پر کتوں اور عزیزوں کو نان ملیں گے- اس شخص نے غلام کو بھی بیچ دیا- اب وہ مرغ اس کتے کے سامنے چوتھے دن بہت ہی شرمندہ ہوا- مرغ نے کہا کہ یہ مت خیال کر کہ میں نے جھوٹ کہا جو کچھ میں نے خبر دی وہ بالکل درست تھی ہماری قوم تو بڑی راستباز ہے اور وقت کی نگران ہے اگر ہم کو بند بھی کیا ہوا ہو تب بھی ٹھیک وقت پر ہم اذان دیتے ہیں خیر جو کچھ بھی ہو گیا اب کل یہ خود مرے گا اور خوب تمہاری عید ہو گی- اگر یہ شخص گھوڑے یا اونٹ یا غلام کی پروا نہ کرتا تو آپ بچ جاتا- مگر اس نے مال کی پروا کی اور اپنی جان کی پروا نہ کی-

درویش جو ریاضت کرتے ہیں- اس ریاضت سے ان کی روحانی زندگی بڑھتی ہے-

غرض اس مرغ نے نہایت عمدہ رنگ میں اس مضمون پر بحث کی اور بتایا کہ کس طرح انسان بلاؤں سے بچ سکتا ہے- اس شخص نے چونکہ پروا نہیں کی اب یہ خود مرتا ہے- خواجہ یہ سن کر ڈرا اور بھاگتا ہوا حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا- حضرت موسیٰ نے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو بیچ کر اگر بچ سکتا ہے تو تجربہ کر لے- اپنے نقصان مال کو تو تو نے دوسروں کے نقصان مال پر ڈالا- اور آپ بچتا گیا مگر اب کیا چارہ ہے اب تو اس سے بچ نہیں سکتا بہتر ہے کہ اپنے ایمان کو درست کر- اگر تو ایماندار فوت ہوا تو مرے گا نہیں بلکہ زندہ ہی رہے گا- مومن دراصل مرتا نہیں زندہ رہتا ہے.......... مرغ سے مراد اولیاء حق ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے بلانے سے بولتے ہیں- اور وہ اسرار الٰہی سے واقف ہوتے ہیں عوام ان کی اصلیت اور حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں اور جو باتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتی ہیں خصوصاً پیشگوئیوں کے متعلق ان پر معترض ہوتے ہیں بحالیکہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں پوری ضرور ہو جاتی ہیں-

پھر انبیاء علیہم السلام کی قبولیت دعا کے مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بالآخر یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کے مال و متاع کو آخرت پر مقدم نہیں کرنا چاہے بلکہ ان چیزوں کو زندگی کے لئے بطور خادم کے تصور کرنا چاہیے نہ اصلی مقصود کے- اور حقیقی زندگی صرف ایمان سے پیدا ہوتی ہے ایمان ہی ایک ایسی چیز ہے جس پر موت اور فنا کا ہاتھ قابو نہیں پا سکتا- پس لالہ ملاوامل صاحب اور ان کے ہم نشینوں کو حضرت مسیح موعود کا اس کہانی کے سنانے سے جو کچھ مطلب ہوسکتا ہے- وہ بالکل ظاہر اور نمایاں ہے اور لالہ ملاوامل صاحب نے اگرچہ فائدہ نہ اٹھایا مگر حضرت مسیح موعود کی غرض و غایت جو تبلیغ سے تھی وہ پوری ہوگئی- کیونکہ آپ نے ان کو حق پہنچا دیا-

(حیات احمد جلد اول از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی 188 تا 190)

حضرت مسیح موعود نہ صرف کہانیاں سنایا کرتے تھے بلکہ آپ بچوں کی دلداری کے لئے ان سے بھی کہانیاں سنا کرتے تھے- اس سے آپ کے اعلیٰ اخلاق کا بھی پتا چلتا ہے کیونکہ اس زمانے کا امام آپ کو بنایا گیا تھا اور ساری مخلوق خدا کو راہ راست پر لانا بھی آپ کی ذمہ داری تھی- اپنوں کی تربیت کرنا اور مخالفین کے حملوں کی زد سے دین کو بچانا بھی آپ کا ہی کام تھا- اتنی مصروفیت کے باوجود بھی آپ بعض دفعہ بچوں سے گھنٹوں کہانیاں سنتے- حضرت حکیم مولانا نورالدین فرماتے ہیں کہ :-

بارہا میں نے دیکھا کہ اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھا دیا ہے- اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں- گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہے-

(حیات احمد جلد اول صفحہ 199)

گنجے اور اندھے کی کہانی

ایک گنجا اور اندھا تھا- خدا کا فرشتہ متشکل ہو کر گنجے کے پاس آیا- اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تو گنجے نے کہا کہ میرے سر کے بال ہو جاویں اور مال اور دولت ہو جائے- چنانچہ فرشتے نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا- تو خدا کی قدرت سے اس کے سر پر بال بھی نکل آئے- اور مال و دولت اور نوکر چاکر بھی مل گئے پھر اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے- اندھے نے کہا کہ میری آنکھیں روشن ہو جاویں تو میں ٹکریں کھاتا نہ پھروں اور روپیہ پیسہ بھی مل جاوے تو کسی کا محتاج نہ رہوں- فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گئیں- اور مال و دولت بھی مل گیا- پھر وہی فرشتہ گنجے اور اندھے کی آزمائش کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک فقیر کے بھیس میں آیا- اور گنجے کے پاس جا کر سوال کیا- گنجے نے ترشروئی سے جواب دیا- اور جھڑک دیا اور کہا کہ چل تیرے جیسے بہت فقیر پھرتے ہیں- فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیا اور وہ گنجے کا گنجا ہی ہو گیا- اور سب مال و دولت جاتا رہا- اور وہ پھر ویسا ہی تنگ حال ہو گیا- پھر وہی فرشتہ فقیر کی شکل میں اندھے کے پاس آیا- جواب بڑا دولت مند اور بینا ہو گیا تھا- اور سوال کیا- اس نے کہا سب کچھ اللہ ہی نے دیا ہے اور اس کا مال ہے- تم لے لو- اس پر پھر اللہ تعالیٰ نے اندھے کو اور بھی مال و دولت دیا-

نتیجہ :- پس اے عزیز بچو تم بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اس کی قدر کرو اور سوالی کو جھڑکی نہ دو- خیرات کرنا اچھی بات ہے اور سوالی کو دینا چاہئے اس سے خدا خوش ہوتا ہے-

(حیات احمد جلد اول ص 197-198)

ایک بزرگ اور چور کی کہانی

ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے- اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا- جہاں ایک چور رہتا تھا- اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا- اپنی اس عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا- بزرگ موصوف نے آیت پڑھی جس کا مطلب ہے تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو- اور تقویٰ اختیار کرو چوری چھوڑ دو- خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا- چور کے دل پر اثر ہوا- اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا- اور ان کی باتوں پر عمل کیا- یہاں تک کہ اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے ملنے لگے- وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا- اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواب بڑا نیک اور متقی ہو گیا تھا- اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی- اور کہا مجھے اور آیت بتاؤ- تو بزرگ موصوف نے فرمایا:- فی السماء والارض انہ لحق یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی پھر تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی-

پس اے عزیز و جو تم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں اور تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت ملتی ہے- غور کر کے دیکھو وہ خدا تعالیٰ جو زمین آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے- کیا اس کے ہونے میں کوئی شک و شبہ ہوسکتا ہے؟ وہ پاک ہے اور سچا خدا ہی ہے جو ہم تم سب کو پالتا پوستا ہے- پس خدا ہی سے ڈرو- اسی پر بھروسہ کرو- اور نیکی اختیار کرو-

(حیات احمد جلد اول ص 199-198)

ٹرین ٹنل کا بدترین حادثہ

2 مارچ 1944ء کو 521 مسافر اس وقت حبس دم کا شکار ہو گئے جب ان کی ٹرین اٹلی میں سالرنو کے قریب ایک سرنگ میں پھنس گئی-

تاریخ کا دھارا موڑنے والے تنازعات

1800ء سے 2001ء تک دنیا کے مختلف خطوں میں ہونے والی اہم جنگوں کے اسباب و واقعات کا جائزہ

قسط سوم

عرب اسرائیل جنگ

منظر غائر تنازعہ فلسطین کا جائزہ لیا جائے تو اس کی جڑیں پہلی جنگ عظیم سے جا ملتی ہیں۔ پہلی جنگ عظیم میں سلطنت عثمانیہ کو شکست سے دو چار ہونا پڑا تھا تو برطانوی حکومت نے عرب ممالک کی امداد اور حمایت حاصل کرنے کے لئے مکہ کے شریف حسین سے مشرق وسطیٰ کی آزادی وخود مختاری کے حوالے سے گفت وشنید کا سلسلہ جاری رکھا تو دوسری جانب 1917ء میں برطانوی وزیر خارجہ آرتھر جیمز بالفور نے یہودی رہنماؤں لارڈ اتھیس چائلڈ اور ڈاکٹر ویز مین سے مشرق وسطیٰ کے قلب میں یہودی ریاست کے قیام کا وعدہ کیا اور اس کے نتیجے میں 2 نومبر 1917ء کا اعلان بالفور عمل میں آیا۔

جنگ عظیم اول میں اتحادیوں کی کامیابی کے بعد 24 جولائی 1922ء کو برطانیہ نے مجلس اقوام کے سامنے ایک انتدابی مسودہ برائے فلسطین پیش کیا۔ مجلس نے اس کی توثیق کر دی اور اس طرح انتداب کا قیام عمل میں آیا۔ دوسری جنگ عظیم کے اختتام کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ برطانوی اختیارات اس علاقے میں مزید پانچ سال تک رہیں گے، تاکہ اس خطے کو مکمل طور پر آزادی کے قابل بنایا جا سکے۔ چنانچہ اپریل 1947ء میں برطانیہ نے بحیثیت اتھارٹی کے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے درخواست کی کہ فلسطین کے مسئلے کو جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ 15 مئی 1947ء کو اقوام متحدہ میں مسئلہ فلسطین کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی جو گیارہ رکن ممالک پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی میں کینیڈا، چیکوسلواکیہ، گوئٹے مالا، نیدرلینڈ، پیرو، سویڈن، یوراگوئے، ایران، یوگوسلاویہ اور آسٹریلیا شامل تھے۔ اس کمیٹی نے فلسطین کو عرب اور یہودی دو مملکتوں میں تقسیم کرنے کی سفارش کی۔ اس سفارش کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے نومبر 1947ء میں منظور کر لیا اور 15 مئی 1948ء کو برطانوی انتداب کے خاتمے کا اعلان کیا گیا۔ برطانیہ کے انخلاء سے ایک دن قبل ہی یعنی 14 مئی کو یہودی رہنما ڈیوڈ بن گوریان نے برطانیہ اور امریکا سے ساز باز کر کے تل ابیب کے مقام پر مملکت اسرائیل کے قیام کے اعلان کے ساتھ ساتھ فلسطین میں فوجی کارروائیاں شروع کر دیں۔ اس طرح ایک ایسے علاقائی تنازعہ کی بنیاد قائم ہوئی، جس کے حل کے لئے 1948ء میں عرب، اسرائیل جنگ ہوئی، جس میں پیشہ ورانہ مہارت کی حامل یہودی ملیشیا ہگانا کے سامنے عربوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور فلسطین کا 78 فی صد رقبہ اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا۔ اس علاقے کے حصول کیلئے ایک اور عرب اسرائیل جنگ 5 جون تا 10 جون 1967ء میں ہوئی، جسے تاریخ میں ''چھ روزہ جنگ'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس جنگ میں بھی اسرائیل کی جانب سے پری ایمپشن کی پالیسی کو اپناتے ہوئے عرب ممالک پر ایسے حملے کئے گئے کہ اس مختصر جنگ میں عرب ممالک کا نہ صرف بے پناہ جانی و مالی نقصان ہوا، بلکہ شام کا گولان کا پہاڑی علاقہ، اردن کا دریائے اردن کا مغربی کنارہ اور مصر کا صحرائے سینا کا تمام علاقہ، خصوصاً قدیم یروشلم اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا۔ اقوام متحدہ کی مداخلت کے باعث سلامتی کونسل کی قرارداد 242 کے تحت جنگ بندی عمل میں آئی، لیکن اقوام متحدہ عربوں کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہی۔ 1967ء کی جنگ ایک جانب اسرائیل کے رقبے میں بے پناہ اضافے کا سبب بنی تو دوسری جانب اس جنگ کے ذریعے فلسطینیوں میں قومیت کا جذبہ ابھرا، چنانچہ 6 اکتوبر 1973ء کو یہودیوں کے تہوار یوم کپور پر عربوں نے من حیث القوم متحد ہو کر ایک مرتبہ پھر یہودیوں کو للکارا، مگر اس وقت کے اسرائیلی وزیر دفاع اور موجودہ اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون کے شاطر دماغ اور امریکی فضائیہ کے مکمل تعاون کے باعث عرب ممالک کو فتح نصیب نہ ہو سکی۔ فلسطینی عوام گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصے سے اس حل طلب تنازعہ کی سزا بھگت رہے ہیں۔ تمام جنگوں میں مصر، اردن، شام اور لبنان اپنے اپنے حصے کی مار کھا چکے ہیں، مگر فلسطین روز اول سے آج تک اسرائیلی جور و ستم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔

جنگ سویز

مشرق وسطیٰ کے حوالے سے ایک اور تنازعہ کافی شہرت کا حامل رہا ہے، جس کے نتیجے میں ہونے والی جنگ سینائے مہم کے نام سے مشہور ہے۔ نہر سویز مصر کا حصہ تھی جو ایک فرانسیسی ماہر، فرڈیننڈ ڈی لیسپ کا مصری وائسرائے سعید پاشا کے لئے تحفہ تھی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دو اہم عوامل وابستہ تھے۔ معاملہ کچھ یوں تھا کہ سلطنت عثمانیہ نے اپنے دور اقتدار میں 99 سال کے لئے فرانسیسی اور برطانوی حکومت کو نہر سویز استعمال کرنے کے حقوق عطا کئے تھے۔ اس معاہدے کے مطابق 1869ء سے لے کر 1968ء تک فرانسیسی اور برطانوی حکومتیں بلا معاوضہ اور بعد میں رعایتی معاوضے پر اس نہر کو اپنے اقتصادی وحربی استعمال میں لے سکیں گی۔ (واضح رہے کہ نہر سویز ہی بحر روم سے مشرق وسطیٰ کے رابطے کا ذریعہ اور یورپی ممالک کو تیل کی ترسیل کا راستہ رہی ہے) ابھی اس مدت کے اختتام کو بارہ سال باقی تھے کہ مصر کے سربراہ جمال عبدالناصر نے نہر سویز کو قومیا لیا تاکہ اس کی آمدنی سے دریائے نیل پر اسوان بند تعمیر کیا جا سکے۔ یہ نیشنلائزیشن فرانس و برطانیہ کے لئے کسی صورت خوش آئند نہ تھی۔ نتیجتاً ان دونوں اور اسرائیل کے درمیان ایک سہ فریقی معاہدہ ہوا، جس میں طے پایا کہ سینائے اور ایلات کی بندرگاہ سے خلیج اقابہ اور پھر تہران کی پٹی سے ہوتے ہوئے اسرائیلی افواج نہر سویز میں داخل ہو جائیں گی اور فرانس اور برطانیہ ہر طرح سے ان کی مدد کریں گی، چنانچہ 29/اکتوبر 1956ء کی رات اسرائیل نے مصر پر باقاعدہ حملہ کر دیا اور 5 نومبر کو اس کی فوج نہر سویز تک پہنچ گئی۔ اس طرح معمولی مزاحمت کے بعد اسرائیل برطانوی اور فرانسیسی افواج نے نہر سویز پر قبضہ کر لیا اور اسرائیل سینائے کے علاقے پر قابض ہو گیا، تاہم امریکی مداخلت اور اقوام متحدہ کی ایمرجنسی فورس کی مداخلت کے باعث مارچ 1957ء تک قابض فوجیں واپس بلا لی گئیں، مگر اس کے باوجود سینائے پر اسرائیل کا قبضہ برقرار رہا۔ تاہم 1979ء کے کیمپ ڈیوڈ معاہدے میں امریکی ثالثی کے تحت ایک لائحہ عمل پیش کیا گیا، جس کے نتیجے میں اسرائیل سینائے پر اپنے حق سے دست بردار ہو گیا اور مصر نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔

بھارت۔چین

بھارت اور چین کے درمیان ہونے والی جنگ تبت، ہمالیہ اور نیفا (نارتھ ایسٹ فرنٹیر ایجنسی) کے متنازعہ علاقوں اور سرحدات کے حوالے سے ہوئی۔ چین اس علاقے کو اپنا علاقہ قرار دیتا تھا اور تاریخ بھی بتاتی ہے کہ تیرہویں صدی میں چنگیز خان کے پوتے قبلائی خان نے یہاں حکمرانی کی تھی اور اس خاندان کے بعد مانچو خانوادے کی سترہویں صدی تک یہاں حکمرانی رہی، لیکن اب بھارت اس علاقے پر اپنا حق جتا رہا تھا۔ چنانچہ 1962ء کو چین نے بھارت پر پوری طاقت سے حملہ کیا اور بھارتی فوج کو سرحدات سے کئی میل پیچھے دھکیل دیا۔ اس وقت کے سفارتی حلقوں کے مطابق اگر یہ جنگ طویل عرصے تک جاری رہتی تو میکموہن لائن (چین و بھارت کی سرحد) کے دونوں جانب سے بڑی جغرافیائی تبدیلی واقع ہو سکتی تھی۔ اس جنگ میں دونوں جانب سے مجموعی طور پر دس ہزار فوجی اور عام شہری ہلاک ہوئے، جن میں اکثریت بھارتیوں کی تھی۔ جنگ کا نتیجہ بھارت کی شکست کی صورت میں سامنے آیا، تاہم 21 نومبر 1962ء کو چین نے یک طرفہ طور پر بھارت کے ساتھ سرحدی جنگ بندی کا اعلان کیا اور کہا کہ چینی فوج 1959ء کی باؤنڈری لائن سے 12 میل پیچھے ہٹ جائے گی۔ چین نے یہ اقدام سراسر خطے میں امن اور سرحدی تنازعہ کو ختم کرنے کیلئے اٹھایا تھا۔

مراکش۔الجیریا

فرانس سے آزادی حاصل کرنے والے الجیریا اور مراکش کی سرحدات کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت متنازعہ انداز میں تقسیم کیا گیا تھا، تاکہ دونوں نوزائیدہ ریاستیں باہمی کشاکش کا شکار رہیں۔ چنانچہ اکتوبر 1963ء میں مراکش اور الجیریا کے درمیان فوجی جھڑپوں کا آغاز ہوا اور پھر یہ سرحدی جھڑپیں باقاعدہ جنگ میں بدل گئیں، جو پانچ ماہ تک جاری رہی۔ تاہم، افریقی اتحاد کی تنظیم کے دباؤ اور ایتھوپیا کے حکمران، ہیل سلاسی اور مالی کے صدر مودیبو کیتا کی کاوشوں سے 20 فروری 1964ء کو جنگ بندی عمل میں آ گئی، لیکن عدم تصفیے کے باعث بعد میں بھی دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی برقرار رہی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 1967ء میں دوبارہ دونوں ممالک کے درمیان خطرناک تصادم ہوا۔ اس جنگ کا اختتام بھی افریقی اقوام اور اسلامی برادری کی مداخلت کے باعث ہوا۔ بعد میں 1974ء میں پاکستان میں ہونے والی اسلامی سربراہ کانفرنس میں بھی اسلامی

برادری نے دونوں ممالک پر زور دیا کہ وہ باہمی تنازعات کو مذاکرات اور گفت وشنید سے حل کریں۔

امریکہ۔ویت نام

60ء کی دہائی میں شروع ہونے والی اور تقریباً ایک عشرے تک جاری رہنے والی جنگ ویت نام کسی علاقائی، مذہبی یا معاشی تنازعہ کا نتیجہ نہ تھی، بلکہ فریقین کے درمیان کشاکش نے اتنی طوالت اختیار کی کہ دوسرے تنازعات بھی معرض وجود میں آتے گئے۔

جنگ ویت نام کا بغور جائزہ لیا جائے تو اس کی جڑیں بھی دوسری جنگ عظیم سے جاملتی ہیں۔ تاریخی اعتبار سے ویت نام ایک ایسا ملک ہے جو جنوب مشرقی ایشیا میں فرانسیسی اقتدار کے تحت تھا۔ فرانسیسی اقتدار کے خلاف ویت نامیوں کی زبردست اور طویل مزاحمت کے پیش نظر صورت حال سے نمٹنے کی غرض سے 1954ء کے وسط میں جنیوا میں ایک کانفرنس طلب کی گئی اور اتحادیوں کے روایتی طریقہ کار کے مطابق ویت نام کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا، شمالی اور جنوبی ویت نام۔ یہ طے پایا کہ یہ تقسیم 17 پیرالل پر روبہ عمل لائی جائے اور اس کے تحت شمال میں ڈاکٹر ہوچی منہ کی حکومت اور جنوب میں نگوڈیم ڈنہہ کی حکومت کو قانونی حیثیت حاصل ہوگی۔ یہ ایک عارضی تقسیم تھی اور ویت نام کے اتحاد کی خاطر وہاں عام آزادانہ انتخابات کا انعقاد ضروری قرار پایا۔ تاہم جنیوا کنونشن کے بعد جنوب میں امریکی مداخلت اور زیادہ بڑھتی گئی۔ تاہم، جنوبی ویت نام میں کمیونسٹ گوریلے ویت کانگ بھی روز بروز طاقت ور ہوتے گئے، جو کمیونسٹ تھے۔ محسوس ہوتا تھا کہ اگر عام آزادانہ انتخابات منعقد ہوئے تو جنوب میں بھی کمیونسٹ اقتدار میں آجائیں گے۔ یہ صورت حال امریکا کو کسی قیمت پر منظور نہ تھی۔ اسی لیے اس موقع پر امریکا کی جانب سے ایشیا کے حوالے سے وہ ''اصول'' سامنے آیا، جسے ڈومینو نظریہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کا مرکزی خیال ڈومینو کھیل سے لیا گیا تھا کہ اگر چین کے بعد ایشیا میں کسی بھی جگہ کمیونسٹ نظریہ اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہوتا ہے تو یہ درحقیقت امریکی نظام اور ''جمہوری'' اصولوں کی شکست ہوگی اور کسی ایک جگہ ناکامی پورے خطے میں ناکامی کا سبب بن سکتی ہے۔ جنگ ویت نام کے حوالے سے بے لاگ تبصرے کرنے والے مغربی دانشور برٹرینڈ رسل کے مطابق ''یہ وہ وقت تھا جب امریکا پوری طرح جنگ کا ماحول بنا کر اس میں کودنا چاہتا تھا، مگر کوئی ایسا واقعہ یا تنازعہ اسے نہیں مل رہا تھا جسے بنیاد بنا کر وہ طبل جنگ بجاتا۔

یہ بہانہ امریکا نے ایک معمولی سے تنازعہ میں تلاش کیا۔ 12 اگست 1964ء کو امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے الزام عائد کیا کہ شمالی ویت نام کی گشتی کشتیوں نے خلیج ٹونکن میں امریکی جہازوں پر گولے برسائے ہیں اور اس سے امریکی بحری جہازوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس نزاعی کیفیت کے بعد صدر جانسن کی تحریک پر جنوب مشرقی ایشیا میں ''آزادی کی حمایت اور امن کے تحفظ'' کے لئے امریکی تشویش کے اظہار کی خاطر امریکی کانگریس نے ایک قرارداد منظور کی اور فروری 1965ء میں امریکا نے باقاعدہ شمالی ویت نام کا سلسلہ شروع کر دیا، اور پھر اپنی فوجیں بھی روانہ کر دیں۔ اس طرح ایک بار پھر اس علاقے میں ایک خوفناک اور طویل جنگ کا آغاز ہوا۔ تاہم، اس جنگ میں امریکا کو اپنے زخم چاٹنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ لاکھوں ویت نامیوں کے علاوہ پچاس ہزار امریکی فوجی بھی اس جنگ میں لقمہ اجل بنے۔ جانسن کے بعد صدر نکسن نے ''عزت کے ساتھ انخلاء'' کے نام پر اس جنگ سے چھٹکارا حاصل کیا۔ 27 جنوری 1973ء کو فریقین کے درمیان جنگ بندی کا سمجھوتا طے پایا، جس کے تحت 29 مارچ 1973ء تک امریکی فوجیں جنوبی ویت نام سے نکل گئیں۔ 30 اپریل 1975ء کو جنوبی وشمالی ویت نام کا تنازعہ ختم ہوا اور ویت نام متحد ہو گیا۔

مصر۔لیبیا

1977ء میں مصر اور لیبیا کے مابین جنگ کی صورت حال پیدا ہو گئی۔ جب دونوں ملکوں کے باشندوں نے ایک دوسرے کے سفارت خانوں پر حملے کیے۔ لیبیا کے صدر کرنل قذافی نے مصر پر الزام عائد کیا کہ وہ جنگ کے شعلے بھڑکا کر لیبیا کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس الزام کو مصر نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ جون 1977ء میں کرنل قذافی نے لیبیا میں مقیم دو لاکھ سے زائد مصری ماہرین اور عام باشندوں کو متنبہ کیا کہ وہ یکم جولائی سے قبل لیبیا چھوڑ دیں یا گرفتاری کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس کشیدگی نے اتنی طوالت اختیار کی کہ 21 جولائی 1977ء کو دونوں ممالک کے صحرائی بارڈر پر افواج کے درمیان جنگ شروع ہوئی، جو چار روز تک جاری رہی۔ اس جنگ میں دونوں جانب سے ٹینک اور لڑاکا طیاروں کا استعمال کیا گیا، تاہم الجیریا کے صدر کی مداخلت پر 24 جولائی 1977ء کو جنگ بندی عمل میں آگئی۔ تاہم اس چار روزہ جنگ کے باعث دونوں ممالک کو شدید جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑا۔

چین۔ویت نام

سرد جنگ کے زمانے میں ایک وقت وہ بھی آیا جب ایک ہی قطب میں قطبیت کا رجحان دیکھنے کو ملا، جس کا مظہر 1979ء کی چین، ویت نام جنگ تھی۔ صورت حال کچھ یوں تھی کہ ہند چینی کے علاقے لاؤس اور کمبوڈیا پر ویت نامی لشکر کشی اور ویت نام کی سوویت یونین سے بڑھتی ہوئی ہم آہنگی کے باعث چین نے ویت نام کو متنبہ کیا کہ وہ لاؤس اور کمبوڈیا سے اپنی افواج واپس بلالے۔ ویت نام نے اس الٹی میٹم کو رد کر دیا۔ چنانچہ 17 فروری 1979ء کو چین نے شمالی ویت نام کی سرحد پر حملہ کر دیا اور اس کی فوجیں ویت نام کے کئی علاقوں میں داخل ہو گئیں۔ انہوں نے ایک ساحلی قصبے Quang Yen تک پیش قدمی کی، جو دارالحکومت ہنوئی سے صرف 100 میل دور ہے۔ دو ہفتوں تک جاری یہ جنگ 6 مارچ 1979ء کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس جنگ کے شعلے سرد کرنے میں شمالی کوریا کے سربراہ کم ال سنگ کی کاوشوں کو عالمی برادری نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ تاہم جنگ بندی کے بعد بھی سرحد کے دونوں جانب سینکڑوں مرتبہ جھڑپیں ہوئیں۔

ارجنٹائن۔برطانیہ

80ء کی دہائی کے اوائل میں حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ دیگر براعظموں کی طرح جنوبی امریکا بھی جنگ کی لپیٹ میں نظر آیا، جس کا مرکز فاک لینڈ تھا۔ فاک لینڈ کے لئے ہونے والی اس جنگ کو ''جنگ جنوبی اوقیانوس'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جنگ جزیرہ فاک لینڈ کے تنازعہ پر ارجنٹائن اور برطانیہ کے مابین لڑی گئی۔ دراصل ارجنٹائن اپنے ساحل سے 300 میل کی دوری پر واقع فاک لینڈ جزیرے کو اپنا حصہ گردانتا تھا اور برطانیہ کا موقف تھا کہ یہ علاقہ 1833ء سے برطانوی کالونی ہے۔ 1982ء کے اوائل میں ارجنٹائن کے فوجی حکمران، لیوپولڈ گالتیر نے اس وقت کی برطانوی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر سے متعدد بار رابطہ کیا کہ پرامن طریقے سے اس تنازعہ کا حل تلاش کیا جائے، مگر برطانیہ نے طاقت کے زعم میں کسی پیش کش پر کان نہ دھرے۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق 2 اپریل 1982ء کو ارجنٹائن کی افواج جزیرہ فاک لینڈ میں داخل ہو گئیں۔ لاطینی امریکا کی متعدد ریاستوں نے ارجنٹائن کا، جب کہ یورپی ممالک نے برطانیہ کا ساتھ دیا۔ 20 جون 1982ء تک برطانیہ نے اپنے اتحادیوں کی مدد کے سہارے ارجنٹائن کو شکست دے دی اور تقریباً 12000 سے زائد مخالف فوجیوں کو جنگی قیدی بنالیا۔ اس جنگ کا ارجنٹائن میں ایسا اثر ہوا کہ 1983ء میں وہاں فوجی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور جمہوری حکومت کے قیام کا نیا باب کھل گیا۔

ایران۔عراق

ایران اور عراق کے درمیان جنگ شط العرب کی ملکیت کے مسئلے پر ہوئی۔ شط العرب دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے سنگم کا علاقہ ہے جہاں دونوں دریا ایک ہو کر 152 کلومیٹر کی لمبائی میں بہتے ہیں اور خلیج فارس میں گرتے ہیں۔

یہ سرحدی تنازعہ جنگ عظیم اول کے زمانے کا تھا۔ شط العرب ایک سمجھوتے کی رو سے عراق کی ملکیت تھا۔ ایران نے اس متنازعہ بحری علاقے پر عراقی تسلط محض اس لئے قبول کیا تھا کہ عراق اس زمانے میں ایران سے زیادہ طاقت ور تھا۔ 1937ء میں بھی ایران نے 1913ء کی نوع کا ایک معاہدہ قبول کر لیا تھا، لیکن ایران کے بادشاہ رضا شاہ پہلوی نے 1975ء میں یہ سوال اٹھایا کہ عراق اس بحری گزرگاہ شط العرب کو ایران اور عراق کی درآمدات وبرآمدات کی ترسیل اور اقتصادی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ شہنشاہ رضا شاہ پہلوی نے شط العرب پر ایران کی ملکیت کو تسلیم کرانے کے لئے دو حربے استعمال کیے۔

اس نے دیگر سرحدی تنازعات کو بھی ابھارا اور عراقی کردوں کو عراقی حکومت کے خلاف استعمال کیا اور ان کی ہر طرح سے مدد کی۔ ایران میں شہنشاہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد خیال تھا کہ یہ تنازعہ اپنی موت آپ مر جائے گا، مگر نقطہ عروج تو دراصل بعد میں ہی آیا۔ بعد میں کشیدگی میں اس حد تک اضافہ ہوا کہ 20 ستمبر 1980ء کو دونوں ممالک میدان جنگ میں اتر آئے۔ اس جنگ میں کھلے عام سنگین جنگی جرائم کا ارتکاب کیا گیا۔ ایک موقع ایسا بھی آیا جب عالمی ذرائع ابلاغ نے اس جنگ کو ''شہروں کی جنگ'' کا نام دیا۔ مئی 1984ء میں عراق نے باقاعدہ روسی ساختہ ایس ایس ٹو میزائل تہران شہر اور دیگر بڑے ایرانی شہروں پر داغے جس کا جواب ایران نے بھی اسی انداز میں دیا۔ اس جنگ میں عراق کی جانب سے زہریلی گیسوں کا بھی استعمال کیا گیا، جو جنیوا گیس پروٹوکول معاہدے کی عین خلاف ورزی تھا۔

شط العرب کے تنازعہ پر شروع ہونے والی یہ جنگ 18 جولائی 1988ء تک جاری رہنے کے بعد بالآخر ایران کی جانب سے اقوام متحدہ کی قرارداد 598 کو غیر مشروط طور سے تسلیم کرنے کے بعد ختم ہوئی۔ اس جنگ میں طرفین کے لاکھوں فوجی اور شہری ہلاک ہوئے۔

لاؤس۔تھائی لینڈ

فرانسیسی سامراج سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں، لاؤس اور تھائی لینڈ کے مابین سرحدی تنازع پر 80ء کی دہائی میں ہونے والی جنگ بھی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ تنازعہ تین سرحدی دیہات سے متعلق تھا، جنہیں لاؤس اپنے ضلع بوتین کا حصہ گردانتا تھا، جب کہ تھائی لینڈ انہیں اپنے صوبے Phitsanulol کے ضلع Chat Trakan کا حصہ قرار دیتا تھا۔ تاہم یہ دیہات لاؤس کے قبضے میں تھے۔ یہ حصول زمین کا تنازعہ تھا۔ اس کشیدگی کے باعث دسمبر 1987ء میں دونوں ممالک کے مابین جنگ ہوئی، جس میں مجموعی طور پر 1500 سے زائد افراد کام آئے۔ بالآخر اقوام متحدہ کی مداخلت کے باعث دونوں ممالک کی سرحدوں کا دوبارہ تعین کیا گیا۔ یوں یہ تنازعہ ختم ہوا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عطاء العلیم صاحب اور مکرمہ آصفہ علیم صاحبہ کو مورخہ 23 ستمبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''ادیبہ'' عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ آف قادیان کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

محترم میجر (ر) سید محمود احمد شاہ بخاری صاحب کراچی گزشتہ ماہ سے بوجہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالحمید طاہر صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ جوڑوں کے درد، معدہ کے عوارض اور کھانسی کے امراض میں مبتلا ہیں۔ مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ سلیم اختر صاحبہ عرصہ دراز سے شوگر، ہائی بلڈ پریشر، دل کے عارضہ، خرابی جگر اور خون کی کمی کے باعث بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی سے نوازے۔ آمین

محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد ناصر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ ان کی بڑی بیٹی محترمہ صائمہ خالد صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرشید خالد صاحب حال جرمنی کا مورخہ 13 ستمبر 2002ء کو جرمنی میں رسولی کا آپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے اس سے قبل میرے داماد عبدالرشید خالد صاحب بیمار رہ چکے ہیں اور وہ بھی کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم میر محمد مسعود احمد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ابن حضرت مولوی محمد جی صاحب ہزاروی (رفیق حضرت مسیح موعود) مورخہ 17 ستمبر 2002ء کو انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر 83 سال تھی۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار میں آپ کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی بعد میں قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ احباب کی خدمت میں ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کیلئے دعائے صبر کی درخواست ہے۔

سرجیکل اور انستھیٹک رجسٹرار کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سرجیکل رجسٹرار اور انستھیٹک رجسٹرار کی ایک ایک آسامی خالی ہے۔ جو ڈاکٹر صاحبان خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر محلہ یا امیر جماعت کی سفارش سے دفتر ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں متعلقہ شعبہ میں ہاؤس جاب اور تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

ان کو گریڈ 8285-310-4565 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار-NPA-/500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس مبلغ-/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ

Indus Valley School of Art & Architecture نے B.Arch B.Des اور BFA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 20 ستمبر 2002ء۔

انسٹیٹیوٹ آف انڈسٹریل الیکٹرانکس انجینئرنگ کراچی نے انڈسٹریل الیکٹرانکس انجینئرنگ میں چار سالہ بی ای کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 19۔اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 21 ستمبر 2002ء ہے داخلہ ٹیسٹ 2 نومبر 2002ء کو ہوگا۔

قائداعظم پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل کالج پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اسلام آباد (PIMS) نے DMRD`FCPSII MD/MS ٹریننگ اور ایم فل MCPS`DCP`DCH Histopathology میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21۔اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 21 ستمبر 2002ء۔

جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سنٹر کراچی نے ڈسپنسر ٹریننگ کورس سیشن 2003ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12۔اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 21 ستمبر 2002ء۔ (نظارت تعلیم)

عطیہ خون اور عطیہ چشم

عظیم خدمات میں شامل ہیں

گمشدہ پنشن بک

مکرم احمد یار پٹواری صاحب کی پنشن بک (محکمہ مال) PPO نمبر 305 رحمت بازار ربوہ میں کہیں گم ہوگئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ بلائنڈ زسکیشن خلافت لائبریری میں پہنچا دیں۔ شکریہ

(جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امتہ الحمید داؤد صاحبہ بابت ترکہ مکرم داؤد احمد صاحب)

محترمہ امتہ الحمید داؤد صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب سکنہ مکان نمبر 32 ڈبل روڈ F-10/2 اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 12/1-B دارالفضل شرقی ربوہ برقبہ 4 کنال میں سے ان کا حصہ ایک کنال ہے۔ ان کے اس حصہ کا انتقال بحق ورثاء کیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ امتہ الحمید داؤد صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد عامر داؤد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ عظمیٰ وسیم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ منی داؤد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب)

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم صوبیدار (ر) عبدالمنان صاحب دہلوی 10-A/2 بیت الودود۔ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ و دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم صوبیدار (ر) عبدالمنان صاحب دہلوی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 206-10 امانت تحریک جدید ربوہ میں اس وقت مبلغ 4132/36 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم بشارت نوراللہ صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ امتہ الکریم نصرت صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ امتہ الرحیم مسرت صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ قمر النساء صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ شمس النساء صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ امتہ الرفیق شمیم صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ نجم النساء صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم سید محمد انعام اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم سید محمد عبداللہ صاحب)

مکرم سید محمد انعام اللہ صاحب ابن مکرم سید محمد عبداللہ صاحب ساکن 6/42 دارالرحمت غربی (فیکٹری ایریا) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والدین وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ مذکورہ 6/42 دارالرحمت برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلہ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم سید محمد انعام اللہ صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ مبارکہ فردوس صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ منیرہ منیر صاحبہ بابت ترکہ مکرم ملک منیر الدین صاحب)

محترمہ منیرہ منیر صاحبہ بیوہ مکرم ملک منیر الدین صاحب سکنہ مکان نمبر 1/39 محلہ فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 1/39 دارالرحمت کل رقبہ 14 مرلے 28 فٹ میں سے ان کا حصہ 7 مرلے 14 فٹ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ منیرہ منیر صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم طارق منیر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم عمران منیر صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ نادیہ اکبر صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ رفعت منیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

طارق ورک اینڈ کو ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ	27-ستمبر	زوال آفتاب	:	12-59
☆ جمعہ	27-ستمبر	غروب آفتاب	:	7-02
☆ ہفتہ	28-ستمبر	طلوع فجر	:	5-36
☆ ہفتہ	28-ستمبر	طلوع آفتاب	:	6-58

☆ کراچی میں مسلح دہشت گردوں کی مسیحیوں کے فلاحی ادارہ امن وانصاف کے دفتر میں فائرنگ سے 7افراد ہلاک اورایک زخمی ہوگیا-

☆ صدر جنرل مشرف کی زیرصدارت وفاقی کابینہ کے اجلاس میں سٹیٹ بنک ترمیمی آرڈیننس 2002ء کی منظوری دے دی گئی جس کے مطابق گورنرسٹیٹ بنک کی مدت ملازمت کوتحفظ دے دیا گیا ہے-اورسٹیٹ بنک کو مکمل اختیارات اورخودمختاری دے دی گئی ہے-

☆ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ بھارت کی فوج 8 ماہ سے سرحدوں پر موجود ہے اوران کے حکمران دھمکیاں دے رہے ہیں تاہم قوم خوداعتمادی سے ہرچیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے تیارہے-

☆ صوبہ پنجاب میں مختلف سیاسی جماعتوں کی انتخابی سرگرمیوں اوران کی پارٹی پوزیشن کے بارے میں اعلیٰ سرکاری اداروں نے سروے شروع کردیا ہے تاکہ اس کی بنیاد پر وفاقی حکومت کو انتخابی سرگرمیوں پرمبنی تفصیلی رپورٹ بھجوائی جاسکے-

☆ امریکہ دہشت گردی کے خاتمے اوراندرونی سلامتی کو مستحکم بنانے سمیت فنگر پرنٹس کے جدید نظام' منی لانڈرنگ کی روک تھام اور ملک کے تمام ائرپورٹس پر سیکیورٹی نظام کوموئثر بنانے کیلئے پاکستان کو جدید ترین آلات فراہم کرے گا-

☆ ظفروال میں ایک تیز رفتار کوسٹر بے قابو ہوکرالٹ گئی جس سے 9-افراد جاں بحق اور 20 شدید زخمی ہوگئے-

☆ قومی انتخابات کی پی ٹی وی پرکی جانے والی کوریج میں مسلم لیگ (ق) ٹی وی پر سب سے زیادہ وقت حاصل کرنے والی جماعت کے طور پر سامنے آئی ہے-

☆ آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی نے پریس سے متعلق وفاقی کابینہ سے منظور ہونے والے چاروں ڈرافٹ آرڈیننسوں کے پیکج کوغیرقانونی' غیرآئینی اورغیراخلاقی قراردے دیا ہے اور کہا ہے کہ مذکورہ ڈرافٹ آرڈیننس پریس کی دونوں تنظیموں کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کی خلاف ورزی ہے-

☆ آندھرا پردیش میں ایک مسافر نے چلتی بس میں آگ لگالی جس سے وہ خوداور بارہ دوسرے مسافرہلاک ہوگئے-19 مسافربری طرح جھلس گئے-

☆ امریکی طالبان جان واکر نے انکشاف کیا ہے کہ اسامہ بن لادن نے امریکہ پر تین مرحلوں میں حملہ کرنے کا حکم دیا تھا-50 دہشت گرد امریکہ میں داخل ہوئے' 11 ستمبر کو پہلا حملہ تھا-دوسرا حملہ اس سے زیادہ خطرناک اورتیسرے حملے میں امریکہ کوتباہ وبرباد ہوجانا تھا-

☆ برطانوی پارلیمنٹ کے اجلاس میں عراق کے خلاف فوجی کارروائی پر رائے شماری میں 64-اراکین نے عراق پر حملے کی مخالفت کی-

☆ بھارت کے نائب وزیراعظم اوروزیرخارجہ ایل کے ایڈوانی نے الزام لگایا ہے کہ صوبہ گجرات میں مندر پرحملہ پاکستان نے کرایا ہے-

☆ حکومت پاکستان اس الزام کی تردید کرتے ہوئے اسے مضحکہ خیزقرار دیا ہے-دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ بھارت الزام عائد کرنے میں توازن کھوچکا ہے-

☆ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین یوگوسلاویہ کے سابق صدر ملازوج سے بھی برا ہے یورپی اتحادی اس کا تختہ الٹنے میں مدد دیں-

☆ امریکہ نے یکم اکتوبر سے پاکستانی' سعودی اوریمن کے افراد کے فنگر پرنٹس اورتصاویر لینے کا حکم دیا ہے-جو امریکہ دورے پر جائیں گے-تصاویراورفنگر پرنٹس 16 سے 45 سال کے مردوں کے لئے جائیں گے-

☆ چینی کسٹم حکام نے امریکہ سے آنے والے 405 میٹرک ٹن پرانے کمپیوٹران کے پرزہ جات اوردیگرالیکٹرانک سامان کی کھیپ قبضہ میں لے لی ہے جوکہ غیرقانونی طور پرچین لائی جارہی تھی-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 30ستمبر 2002ء

12.15 a.m	لقاء مع العرب
1-20 a.m	عربی زبان میں چند پروگرام
2-20 a.m	چلڈرنز کلاس
2-50 a.m	مجلس سوال وجواب
3-55 a.m	مشاعرہ
4-55 a.m	لجنہ ملاقات
6-05 a.m	تلاوت قرآن-درس ملفوظات-عالمی خبریں
7-00 a.m	بچوں کا تربیتی پروگرام
7-15 a.m	مجلس سوال وجواب ''انگریزی''
8-15 a.m	کوئز: پروگرام روحانی خزائن
9-10 a.m	اردوکلاس حضورایدہ اللہ کے ساتھ
10-30 a.m	چائینز سیکھئے
11-00 a.m	مجلس سوال وجواب ''فرنچ''
12-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
12-20 p.m	لقاء مع العزب
1-25 p.m	تعارف کتب چائینز
2-00 p.m	تقریر-محترم مولانا سلطان محمودانور
2-30 p.m	مجلس سوال وجواب انگریزی
3-30 p.m	کوئز: پروگرام خطبات امام
4-00 p.m	انڈونیشین زبان میں چند پروگرام
5-35 p.m	وادی شیندورکی سیراورتعارف
6-05 p.m	تلاوت قرآن کریم-درس ملفوظات-عالمی خبریں
7-00 p.m	اردوکلاس حضورایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
8-10 p.m	بنگلہ زبان میں چند پروگرام
9-15 p.m	فرانسیسی زبان میں چند پروگرام
10-15 p.m	فرانسیسی زبان میں تقریر
11-15 p.m	جرمن زبان میں پروگرام

منگل یکم اکتوبر 2002ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب
1-18 a.m	عربی زبان میں پروگرام
2-05 a.m	خطبات امام کوئز
2-55 a.m	مجلس سوال وجواب
3-55 a.m	کوئز: روحانی خزائن
4-35 a.m	فرانسیسی سیکھئے
5-25 a.m	وادی شیندورکا تعارف
6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم-درس حدیث- عالمی خبریں
6-25 a.m	ناصرات الاحمدیہ کے مابین کوئز مقابلہ
7-25 a.m	علمی خطابات
8-15 a.m	طب وصحت کی باتیں
9-10 a.m	امریکہ کا تعارف
10-05 a.m	لجنہ میگزین
10-50 a.m	بنگلہ ملاقات
12-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-30 p.m	کبڈی میچ
1-55 p.m	اردوتقریر
2-15 p.m	گلگت پاکستان کا تعارف
2-45 p.m	درس القرآن کلاس
4-20 p.m	انڈونیشین زبان مین چند پروگرام
5-20p.m	طب وصحت کی باتیں
6-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں درس حدیث'
6-55 p.m	مجلس سوال وجواب
8-00 p.m	بنگلہ زبان میں پروگرامز
9-05 p.m	جرمن خواتین سے. ملاقات
10-05 p.m	فرانسیسی زبان میں پروگرامز
10-35 p.m	فرانسیسی سیکھئے
11-05 p.m	جرمن زبان میں پروگرامز

فل سیٹ-فکس دانت برج کراون-پورسلین ورک کیلئے
جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12-سرگودھا فون:713878
موبائل=0320-5741490

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:-غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 FAX:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ-کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان' شجرکاری' ٹیبل ڈائز-کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12-ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

پکوان مرکز
ہرقسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں-
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61